Submission of E-contents

1. Name: DR. MD. ZEYAUR RAHMAN
2. Designation: Associate Prof.
3. Department/College: S. Sinha College, Aurangabad
4. Subject: Urdu
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : PG. M A Urdu 2nd Sem
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone : M A
7. Title/Heading of e-content : RAQUS-E-SHARAR A POETRY of NOON MEEM RASHID
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 94316325?

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

27-5-2020

"رقص" — ن۔ م۔ راشد

ایم۔ اے کے نصاب میں کلیاتِ میراجی کا مطالعہ کرنا ہے لیکن
اس کتاب کے حوالے سے جو نظمیں شامل ہیں وہ میراجی کی نہیں بلکہ ن۔م۔ راشد کی ہیں۔
"رقص" بھی ان نظموں میں ایک ہے۔ لہٰذا اس کا جائزہ زیرِ نظر سطور میں لیا جا رہا ہے۔

بیسویں صدی کی تیسری اور چوتھی دہائی میں راشد نے نہ صرف اردو
شاعری میں آزاد نظم کی داغ بیل ڈالی بلکہ اسلوبِ فکر، طرزِ احساس، ہیئت و تکنیک
اور رنگ و آہنگ کے اعتبار سے ایک ایسا عہد آفریں تجربہ بخش دیا جو انوکھا ہونے
والا تھا۔

وارث علوی کہتے ہیں " راشد کی شاعری میں جن تجربات کا اظہار
ہوا ہے۔ وہ سیدھے سادے یک طرفہ اور اکہرے نہیں بلکہ پیچیدہ ہیں۔ تجربات کی
مختلف اور متضاد کیفیتیں ہیں جو ایک دوسرے میں مدغم ہوتی، الجھتی اور بالآخر ایک
دھارا ہو کر بہنے لگتی ہے۔"

"رقص" راشد کی مشہور نظم ہے۔ اس کے مطالعے سے یہ اندازہ ہوتا
ہے کہ راشد کی شعری کائنات کا مرکز و محور عشق اور اس کی روح ہے۔ راشد کی
شاعری کی ابتدا عشق و محبت کے موضوع سے ہوتی ہے لیکن ان میں ہر جگہ ایک نئی زندگی کی
واقعیت نظر آتی ہے۔ ان کی بیشتر نظموں کی طرح "رقص" میں بھی تصورِ محبت کی وضاحت ہوئی
ہے۔ راشد کی شاعری میں جنسی جذبے کو بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ ان کی نظم "آوارہ محبوب"،
"طلسمِ جاوداں" اور "رقص" جیسی تخلیقات میں جنسی جذبے کے مختلف پہلوؤں کی عکاسی ہوئی
ہے لیکن ان تجربات کی تصویر کشی محض جنسی نہیں بلکہ انسانی زندگی کے بنیادی تقاضے کو بروئے کار
لاتی ہے۔ راشد کے یہاں داخلیت پسندی کے باوجود اجتماعی اور سماجی زاویۂ نظر کا عمل دخل دکھائی دیتا ہے
اس لیے ان کی بیشتر نظموں کی بنیادی فضا رومانی ہے۔ اس کے علاوہ ان کی نظموں سے
عریانی کا الزام بھی لگایا جاتا ہے۔ دراصل یہ روایت، مذہب اور تصوف کے ان جامد عناصر ہیں

معاشرے میں جمود اور تعطل کا سبب ہیں۔

نظم "رقص" کی جو سب سے نمایاں خصوصیت ہے وہ ہے زندگی سے راہ فرار کا جذبہ ہے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ ہر تخلیق اپنے دور کی آواز ہوتی ہے۔ راشد کا یہ دور ہندوستان کی تاریخ کا بڑا المناک اور سنگین دور تھا۔ تہذیبی شکست و ریخت، معاشی تنگی، معاشی ابتری اور اخلاقی قدروں کا زوال ان تمام عناصر نے شاعر کو زندگی سے فرار اختیار کرنے کو مجبور کر دیا تھا۔ رقص زندگی کے الم اور تلخی سے دور ان کا جذباتی اظہار ہے۔ مثال کے طور پر راشد کی اس نظم کا اقتباس دیکھیے:

اے مری ہم رقص مجھ کو تھام لے
زندگی سے بھاگ کر آیا ہوں میں
ڈر سے لرزاں ہوں، کہیں ایسا نہ ہو
رقص گہ کے چور دروازے سے آ کر زندگی
ڈھونڈ لے مجھ کو، نشاں پا لے مرا
اے مری ہم رقص مجھ کو تھام لے
زندگی میرے لیے
ایک خونیں بھیڑیے سے کم نہیں!

اس نظم کے مطالعے سے ظاہر ہے کہ راشد کے مزاج کی انفرادیت، ان کے لب و لہجے، سوز و گداز کی گونج سنائی دیتی ہے۔ یہاں فارسی کا غالب اثر ہے۔ ان کے لغت اور انتخاب الفاظ سے بھی ظاہر ہوتی ہے۔ ان کو راشد نے نئے احساس اور نئے تخیل سے بے نظیر بنا دیا ہے۔ تشبیہات و استعارات اور اسی کی وجہ سے وہ جو ہیں ان سے وہ اجنبی ورثہ معلوم لگتے ہیں: "راشد کی شاعری کا سفر رومانیت سے حقیقت پسندی اور حقیقت پسندی سے ایک مکمل آدرش کی تلاش کا سفر ہے۔"